مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام ...مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(پندرہویں قسط)

مکتوب: ۲۵

جناب صاحبِ فضیلت، علامہ یگانہ، محققِ یکتا، مولانا سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه، ووفقهٗ وإيانا لكل ما فيه رضاه في خير وعافية (اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، اور آپ کو اور ہمیں خیر وعافیت کے ساتھ اپنی رضا والے اعمال کی توفیق بخشے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ کو آپ کا والا نامہ موصول ہوا، آپ کی صحت وعافیت سے بہت مسرت ہوئی، اس عاجز کی صحت کے بارے مسلسل اہتمام پر آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوت وطاقت بخشے، اور آپ کو مزید صحت عنایت فرمائے، تاکہ آپ علمی خدمات پیش کرسکیں، جن کا اس غبار آلودہ دور میں آپ سے انتظار ہے۔ آپ نے تکلیف اُٹھا کر دائرہ (دائرة المعارف النعمانية) کی تمام مطبوعات کے نام ذکر کیے، اس افادے پر بھی آپ کا شکریہ۔ جزءِ ثانی بمع دونوں قسم مطبوع ہے۔ ''تاریخ البخاری'' کا جزءِ ثالث (دونوں قسم) نہیں چھپا، میرے پاس جزءِ اول وجزءِ رابع (دونوں قسم) ہیں، ثانی ہی میرے پاس نہیں ہے۔

مولانا میاں کو ''إحياء المعارف النعمانية'' کے متعلق دوسری بار لکھا تھا، لیکن جواب نہیں مل پایا، شاید وہ مصروف ہیں، انہوں نے آنجناب کو ''نصب الراية'' کے چار نسخوں کا لکھا ہے، اس پر بہت شکرگزار ہوں، توقع ہے کہ آپ انہیں خط ارسال کرتے وقت میرا شکریہ پہنچائیں گے۔ میں یہ نسخے ہدیۃً نہیں، قیمتاً لینا چاہ رہا تھا، لیکن انہوں نے اپنی فطری فیاضی کی بنا پر مزید مہربانی فرمادی، اللہ انہیں دارین کی

سعادتیں عطا فرمائے، اور انہیں اور ہمیں صحت و عافیت اور خوش بختی کے ساتھ ہر خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

شاید ''حسن التقاضی فی سیرة الإمام أبی یوسف القاضی'' آپ تک پہنچ گئی ہوگی، میرے عظیم تر بھائی! اس عاجز کے لیے آپ کا شوق و محبت میرے (دل میں آپ کے لیے موجزن) جذبات کا ہی کچھ حصہ ہے، مجلسِ علمی کے لیے بطورِ ہدیہ ''النکت'' کے پچاس نسخے برآمدکنندہ کے سپرد کرچکا ہوں کہ بذریعہ ڈاک آپ کو بھیج دے، تاکہ ان میں مجلس جیسے چاہے تصرف کرے، احباب کو ہدیہ کرے یا فروخت کرے، میں نے اُس عظیم تحفے کے بدلے یہ معمولی ہدیہ پیش کیا ہے۔

اُمید ہے مولانا مفتی (مہدی حسن شاہ جہان پوری)، مولانا ابوالوفاء اور دیگر تمام احباب بخیر وعافیت ہوں گے، جب آپ اپنے جلیل القدر والدمحترم کو خط لکھیں تو مہربانی فرما کر ان کی دست بوسی کے ساتھ میرا مخلصانہ سلام پہنچا دیجیے گا، ان کی بابرکت دعاؤں کا امیدوار ہوں۔

علامہ احمد بن حسن بیاضیؒ (متوفی: ۱۰۹۸ھ)(۱) کی ''إشارات المرام من عبارات الإمام'' کی ایک جلد میں ''مطبعة مصطفی البابی'' سے طباعت جاری ہے۔ ماتریدیہ کے عقائد میں یہ اہم کتاب ہے(۲)، اس کا متن ''الأصول المنیفة للإمام أبی حنیفةؒ''، الٰہیات میں محتاط متن ہے (جو امام صاحبؒ کی ''العالم والمتعلم''، ''الفقه الأکبر''، ''الفقه الأبسط''، ''رسالة الإمام إلی عثمان البتی فی الإرجاء'' اور ''الوصیة''(۳) کی عبارات پر مشتمل ہے)، متن وشرح دونوں اس علم کلام کے ماہر جلیل القدر عالم کے ہیں، شاید یہ کتاب ایک ماہ بعد چھپ جائے گی۔ ان دنوں بحری ڈاک کی جو حالت ہے اس کی بنا پر شاید ''النکت'' کے پہنچنے میں تاخیر ہوگی۔ اُمید ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں مجھے نہ بھولیں گے میرے عزیز تر محترم بھائی!

مخلص

محمد زاہد کوثری

۲۹/ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۶۳، قاہرہ

پس نوشت:

توقع ہے کہ عزیز بھائی مولانا احمد رضا بجنوری کو خط ارسال کرتے وقت میرا سلام پہنچائیں گے۔ امید ہے مولانا (ظفر احمد) تھانوی بھی بخیریت ہوں گے۔

بلاشبہ ''معجم المصنفین''(۴) کی خاص اہمیت ہے، شاید انہوں نے مولانا (آدم) بنوریؒ کے حالات کے بیان میں توسع سے کام لیا ہے۔(۵)

صاحبِ ''التحفة المرسلة''،(۶) محمد بن فضل اللہ برہان پوری (متوفی: ۱۰۲۹ھ)(۷) کے حالاتِ زندگی کہاں ملیں گے؟

حواشی

۱:- احمد بن حسن بیاضی حنفیؒ: فقیہ ومتکلم، عثمانی حکومت میں صاحب مرتبہ تھے، کئی اسلامی شہروں کے قاضی رہے، ۱۰۴۴ھ میں بوسنیا میں ولادت ہوئی اور ۱۰۹۸ھ میں استنبول کے قریب ایک گاؤں میں انتقال ہوا۔

دیکھیے: ''خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر'' محمد امین بن فضل اللہ محبیؒ، ج:۱، ص:۱۸۱-۱۸۲ اور ''الأعلام'' زرکلیؒ، ج:۱، ص:۱۱۲۔

۲:- علامہ محبیؒ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''اس میں بہت سے مباحث کا استیعاب کیا ہے، اور بہت عمدہ کام کیا ہے۔ (خلاصة الأثر ، ج:۱، ص:۱۸۱) علامہ کوثریؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ مسئلہ جبر واختیار کی تحقیق کے متعلق یہ کتاب اور ''اللمعة'' اور ''النظامية'' سب سے بہتر تالیفات ہیں۔ ملاحظہ کیجیے: ''الاستبصار'' (ص:۴)

۳:- دیکھیے: ''إشارات المرام'' بیاضی (ص:۲۱-۲۲)۔ علامہ کوثریؒ نے کتاب ''العالم والمتعلم'' بروایتِ ابومقاتل عن أبي حنیفۃؒ، مسئلہ ارجاء کے متعلق ''رسالة أبي حنيفةؒ إلى البتي إمام أهل البصرة'' اور امام صاحبؒ کی ''الفقه الأبسط'' بروایتِ ابومطیع شائع کی ہیں۔ دیکھیے: آگے مکتوب نمبر:۲۷۔

۴:- یہ مولانا محمود حسن خان ٹونکیؒ کی تالیف ہے، جو تراجم (رجال کے احوالِ زندگی) کے بڑے عالم تھے، ۱۳۶۶ھ میں انتقال ہوا، مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ان کی یہ کتاب ''معجم المصنفين'' ساٹھ جلدوں اور لگ بھگ چالیس ہزار تراجم پر مشتمل ہے، لیکن محض چار ہی جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

ملاحظہ کیجیے: ''الأعلام'' زرکلیؒ (ج:۷، ص:۱۶۷)، ''نزهة الخواطر'' (ج:۸، ص:۱۳۷۷)، ''الإعلام'' محمد آل رشید (ص:۱۵۲)، اور ''حياة العلامة المحدث حيدر حسن خان الطونكي'' محمد عامر صدیقی ٹونکی (ص:۶۷-۷۲)

۵:- مولانا محمود حسن ٹونکیؒ نے اپنی کتاب ''معجم المصنفين'' میں ہمارے جدِامجد شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالاتِ زندگی لکھے ہیں، دیکھیے: کتابِ مذکور (ج:۳، ص:۱۰-۱۴)۔

۶:- ''التحفة المرسلة إلى النبيؐ'' مراد ہے، اس حوالے سے علامہ محبیؒ لکھتے ہیں: ''موصوف اس کتاب سے سنہ ۹۹۹ھ میں فارغ ہوئے، اور پھر اس کی لطیف شرح لکھی، جس میں انوکھے مباحث لائے، اور محقق صوفیاء جن موہم و نادرست شطحیات میں پڑتے ہیں ان کا ایسا اعتذار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب اور اچھا ٹھکانہ کی نیت رکھنے والے شخص کے ہاں قابلِ قبول ہوگا، اس کی شرح لکھنے والوں میں سربرآوردہ محقق ابراہیم بن حسن کورانی مہاجر مدنیؒ بھی ہیں۔ دیکھیے: ''خلاصة الأثر'' (ج:۱، ص:۱۱۰)

محقق کورانیؒ کی اس شرح کا نام ''إتحاف الذكي بشرح التحفة المرسلة إلى النبيؐ'' ہے۔ ملاحظہ کیجیے: ''هدية العارفين'' اسماعیل پاشا (ج:۱، ص:۳۵) اور اس کے کئی نسخے دنیا بھر کے کتب خانوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

۷:- محمد بن فضل اللہ برہان پوری: کبار صوفیاء میں سے ہیں، ان کی طرف وحدت الوجود کا قول منسوب ہے، برہان پور انڈیا میں سنہ ۱۰۲۸ھ میں وفات پائی۔

(جاری ہے)